رسالہ نمبر: 01

مزارِ اعلیٰ حضرت

تذکرۂ امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ

امیرِ اہلسنّت کا سب سے پہلا رسالہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

میری زندگی کا پہلا رِسالہ

از: سگِ مدینہ محمد الیاس قادِری رضوی عُفِیَ عَنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مَحَبَّت ہوگئی تھی۔ ''تذکرۂ احمد رضا بسلسلۂ یوم رضا'' میری زندگی کا پہلا رِسالہ ہے۔ جو کہ میں نے 25 صفر المظفَّر 1393ھ (بمطابق 31-3-1973) کو ''یومِ رضا'' کے موقع پر جاری کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بَہُت سارے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، وقتاً فوقتاً اِس میں ترامیم کی ہیں، روضۂ رسول علیٰ صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی یاد دلانے والے دستخط بھی اُن دنوں نہیں تھے بعد میں ذہن بنا مگر آخری صَفْحے پر بطورِ یادگار تاریخ پُرانی رکھی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری اِس کاوِش کو قبول فرمائے اور اِس مختصر سے رِسالے کو عاشقانِ رسول کیلئے نَفع بخش بنائے۔ اللہ تبارَک وَ تعالیٰ بطفیلِ اعلیٰ حضرت میری اور رسالے کے ہر سُنّی قاری کی بے حساب مغفِرت کرے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس
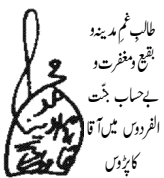
۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

21-12-2011

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر بہ نیَّتِ ثواب یہ رِسالہ (20صَفْحات) پورا پڑھ کر اپنی دنیا وآخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شَفیعِ اُمَم، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ''جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔''

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ٢٦١ مؤسسة الريان بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادتِ باسعادت

میرے آقا اعلٰی حضرت ، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂ شَمْعِ رِسالت،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی وِلادتِ

باسعادت بریلی شریف کے مَحلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ سَنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔ (حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۵۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اعلٰی حضرت کا سنِ ولادت

میرے آقا **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنا سَنِ ولادت پارہ 28 **سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَہ** کی آیت نمبر 22 سے نکالا ہے۔ اِس آیتِ کریمہ کے **عِلمِ اَبْجَد** کے اعتبار کے مطابِق 1272 عدد ہیں اور ہجری سال کے حساب سے یِہی آپ کا سنِ ولادت ہے۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ملفوظات اعلٰی حضرت صَفُحَہ 410 پر ہے: وِلادت کی تاریخوں کا ذِکر تھا اور اس پر (سیِّدی اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے) ارشاد فرمایا: **بِحَمْدِ اللّٰہِ** تعالٰی میری وِلادت کی تاریخ اس آیۃ کریمہ میں ہے۔:

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں **اللہ** نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔ (پ۲۸، المجادلہ: ۲۲)

آپ کا نامِ مُبارَک **محمد** ہے اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز بچپن

عُموماً ہر زمانے کے بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ سات آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں، مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بچپن بڑی اَھمیّت کا حامل تھا۔ کم سنی، خُرد سالی (یعنی بچپن) اور کم عمری میں ہوش مندی اور قوّتِ حافِظہ کا یہ عالم تھا کہ ساڑھے **چار سال** کی ننھی سی عمر میں قراٰنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے بار یاب ہوگئے۔ **چھ سال** کے تھے کہ ربیعُ الاوّل کے مبارَک مہینے میں مِنبر پر جلوہ افروز ہو کر مِیلا دُ النّبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر ایک بہُت بڑے اجتماع میں نہایت پُر مَغز تقریر فرما کر عُلَمائے کرام اور مشائخ عِظام سے تحسین و آفرین کی داد وُصول کی۔ اِسی عُمر میں آپ نے **بغداد شریف** کے بارے میں سَمْت معلوم کر لی پھر تادمِ حیات بَلْدَہ مبارَکہ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم (یعنی غوثِ اعظم کے مبارک شہر) کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نَماز سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا چُنانچِہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کا تحفُّظ کرتے ہوئے مسجِد میں جا کر ادا فرمایا کرتے، جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جُھکا لیا کرتے، گویا کہ سُنّتِ مصطَفٰے عَلیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّناء کا آپ پر غَلَبہ تھا جس کا اظہار کرتے ہوئے حُضُور پُر نور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ عالِیہ میں یُوں سلام پیش کرتے ہیں: ؎

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرُود
اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے لڑکپن میں تقویٰ کو اِس قدر اپنا لیا تھا کہ چلتے وَقت قدموں کی آہٹ تک سُنائی نہ دیتی تھی۔ سات سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں روزے رکھنے شُروع کر دیئے۔ (دیباچہ فتاوٰی رضویہ ج ۳۰ ص ۱۶)

بچپن کی ایک حِکایت

جنابِ سیِّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحِب قراٰنِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحِب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لفظ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بتاتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبانِ مبارَک سے نہیں نکلتا تھا وہ ''زَبر'' بتاتے تھے آپ ''زیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیت جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا جان حضرتِ مولانا رضا علی خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے دیکھی تو حُضُور (یعنی اعلیٰ حضرت) کو اپنے پاس بُلایا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتِب نے غَلَطی سے زیر کی جگہ زَبر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عرض کی: میں ارادہ کرتا تھا مگر زَبان پر قابو نہ پاتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ خود فرماتے تھے کہ میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرْف بَحَرف لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجُّب

کرتے ۔ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ **اللہ** کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم شامِل حال ہے۔(حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ٦٨) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلا فتوٰی

میرے آقا اعلٰی حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے صِرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عُمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والِد ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان عَلَیہِ رَحمۃُ الْمَنَّان سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصِل کرلی۔اِسی دن آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتوٰی تحریر فرمایا تھا۔فتوٰی صحیح پاکر آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے والِدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سپرد کردی اور آخِر وَقت تک فتاوٰی تحریر فرماتے رہے۔(ایضاً ص ٢٧٩) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلٰی حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تَعَالٰی نے اعلٰی حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بے اندازہ عُلُوم جلیلہ سے نوازا تھا۔

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کم وبیش پچاس عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ توقیت (عِلمِ تَو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچہ علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءُ الدِّین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا: فرمایئے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتّفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلیمان اشرف صاحِب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت و مَسرّت واپَس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی شخصیَّت سے اِس قدر مُتأَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ (ایضاً ص ۲۲۳، ۲۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

عِلاوہ ازیں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **علمِ تکسیر، علمِ ہیئت، علمِ جفر** وغیرہ میں بھی کافی مَہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز قُوّتِ حافِظہ

حضرتِ ابوحامِد سیِّد محمد محدِّث کچھوچھوی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ جب **دارُالْاِفتا** میں کام کرنے کے سلسلے میں میرا بریلی شریف میں قیام تھا تو رات دن ایسے واقعات سامنے آتے تھے کہ **اعلیٰ حضرت کی حاضر جوابی** سے لوگ حیران ہو جاتے۔ ان حاضر جوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقِعات وہ علمی **حاضِر جوابی** تھی جس کی مثال سُنی بھی نہیں گئی۔ مَثَلاً اِستِفتا (سُوال) آیا، **دارُالْاِفتا** میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادِثہ دریافت کیا گیا (یعنی نئے قسم کا مُعامَلہ پیش آیا ہے) اور جواب جُزئِیَّہ (جُزْ۔ئِی۔یَہ) کی شکل میں نہ مل سکے گا فُقَہائے کرام کے اُصولِ عامَّہ سے اِستِنباط کرنا پڑے گا۔ (یعنی فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، عَرْض کیا: عجب نئے نئے قسم کے سُوالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پُرانا سُوال ہے۔ ابنِ ہُمام نے **"فَتْحُ الْقَدِیر"** کے فُلاں صَفْحے میں، ابنِ عابِدین نے **"رَدُّ الْمُحتار"** کی فُلاں جلد اور فُلاں صَفْحَہ پر (لکھا ہے)، **"فتاوٰی ہندیہ"** میں، **"خیریہ"** میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو **صَفْحَہ، سَطْر اور بتائی گئی**

عبارت میں ایک نُقْطے کا فَرْق نہیں۔ اس خداداد فضل وکمال نے عُلَما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کس طرح اِتنے علم کے دریا بہا دیئے
عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صرف ایک ماہ میں حِفظ قرآن

جنابِ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضرات میرے نام کے آگے **حافِظ** لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کر دیا جس کا وَقت غالِباً عشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرما لیا۔

ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشش یاد کر لیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابت نہ ہو۔ (ایضاً ص ۲۰۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ **عشقِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا سرتاپا نُمونہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ دیوان **''حدائقِ بخشش شریف''** اِس اَمْر کا شاہد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائیِ قلْب سے نِکلا ہوا ہر مِصْرَعہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی بے پایاں عقیدت و مَحبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کبھی کسی دُنْیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اِس لیے کہ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حُضورِ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اِطاعت وغُلامی کو دل وجان سے قبول کرلیا تھا۔ اوراس میں مرتبۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے، اس کا اظہار آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ایک شِعْر میں اِس طرح فرمایا: ؎

اِنہیں جانا اِنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِـلّٰـہِ الْـحَـمْـد میں دُنیا سے مسلمان گیا

حُکّام کی خُوشامد سے اِجتِناب

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضِلع بہرائچ یوپی ہند) کے نواب کی مَدْح (یعنی تعریف) میں شُعَرا نے قصائد لکھے۔ کچھ لوگوں نے آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے بھی گزارِش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحِب کی مَدْح (تعریف) میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ

رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مَطْلَع[1] یہ ہے: ؎

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گُمانِ نَقْص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شَمْع ہے کہ دُھواں نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: کمال = پورا ہونا۔ نَقْص = خامی۔ خار = کانٹا

شَرْحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا محبوبِ ربِّ ذوالجلال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسن و جمال درجۂ کمال تک پہنچتا ہے یعنی ہر طرح سے کامل و مکمّل ہے اس میں کوئی خامی ہونا تو دُور کی بات ہے، خامی کا تصوُّر تک نہیں ہوسکتا، ہر پھول کی شاخ میں کانٹے ہوتے ہیں مگر گلشنِ آمِنہ کا ایک یہی مہکتا پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسا ہے جو کانٹوں سے پاک ہے، ہر شَمْع میں یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ دُھواں چھوڑتی ہے مگر آپ بزمِ رسالت کی ایسی روشن شمع ہیں کہ دھوئیں یعنی ہر طرح کے عیب سے پاک ہیں۔

اور مَقطَع[2] میں ''نان پارہ'' کی بندِش کتنے لطیف اشارے میں ادا کرتے ہیں: ؎

کروں مَدْحِ اَہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین ''پارۂ ناں'' نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: مَدْح = تعریف۔ دُوَل = دولت کی جَمْع۔ پارۂ ناں = روٹی کا ٹکڑا

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میں اَہلِ دولت وثَروَت کی مَدْح سَرائی یعنی تعریف وتوصیف کیوں کروں! میں تو اپنے آقائے کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیم کے دَر

---

[1] غزل یا قصیدہ کے شروع کا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں وہ مَطْلَع کہلاتا ہے۔
[2] کلام کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو وہ مَقْطَع کہلاتا ہے۔

کا فقیر ہوں۔ میرا دین ''پارۂ نان'' نہیں۔ ''نان'' کا معنیٰ روٹی اور ''پارہ'' یعنی ٹکڑا۔ مطلب یہ کہ میرا دین ''روٹی کا ٹکڑا'' نہیں ہے کہ جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیداری میں دیدارِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دوسری بار حج کے لیے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا میں نبیِّ رَحْمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزَل لکھی جس کے مَطْلَع میں دامنِ رَحْمت سے وابَستگی کی اُمّید دکھائی ہے۔ ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شَرحِ کلامِ رضا: اے بہار جھوم جا! کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانِب گلزار تشریف لا رہے ہیں!

مَقطَع میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مایَگی (بے ما۔یَہ۔گی یعنی مِسکینی) کا نقشہ یوں کھینچا ہے: ؎

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔(حاکم)

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے مِصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لفظ اِستِعمال فرمایا ہے مگر اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھا ہے)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اِس مَقْطَع میں عاشقِ ماہِ رسالت سرکارِ اعلیٰ حضرت کمالِ انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضاؔ! تو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ گلیوں میں یوں پھر رہے ہیں!

یہ غَزَل عَرْض کر کے دیدار کے اِنتظار میں مُؤَدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی کھلی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے مُشَرَّف ہوئے۔(ایضاًص ۹۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے اُن آنکھوں پر کہ جو عالَمِ بیداری میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دیدار سے شَرَفیاب ہوئیں۔ کیوں نہ ہو کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ ''فَنا فِی الرَّسول'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اس اَمْر کا شاہد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیرت کی بعض جھلکیاں

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی میرے دل کے دوٹکڑے کردے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) لکھا ہوا پائے گا۔ (سوانح امام احمد رضا ص ۹۶ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضُور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان ''سامانِ بخشش'' میں فرماتے ہیں:

خدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

مَشائخِ زمانہ کی نظروں میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ واقِعی فَنا فِی الرَّسُول تھے۔ اکثر فِراقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ پیشہ وَر گستاخوں کی گُستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تاکہ وہ جُھنجھلا کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بُرا کہنا اور لکھنا شُروع کردیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر اس پر فَخر کیا کرتے کہ باری تعالیٰ نے اِس دَور میں مجھے ناموسِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ طریقِ استِعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے رَد کرتا ہوں کہ اِس طرح وہ مجھے بُرا بھلا کہنے میں مصروف ہو جائیں۔ اُس وَقت تک کیلئے آقائے دو جہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں: ؎

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخِری وَقت بھی عزیز واقارِب کو وصیّت کی کہ غُرَبا کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھّے اچھّے اورلذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطْلَق نہ جِھڑکنا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر تصنیف وتالیف میں لگے رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقت مسجِد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خُوراک بَہُت کم تھی۔

دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن محفلِ مِیلا دشریف میں ذِکرِ ولادت شریف کے وَقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شروع سے آخِر تک اَدَباً دوزانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعْظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دو زانو ہی مِنبر شریف پر رہتے۔(ایضاً ص ١١٩، حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ١ ص ٩٨) کاش! ہم غلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوت قراٰن کرتے یا سنتے وَقت نیز اجتِماعِ ذکر ونعت، سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکرات، درس ومَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دوزانو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔

سونے کا مُنفَرِد انداز

سوتے وَقت ہاتھ کے اَنگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تاکہ اُنگلیوں سے

لفظ ''اللّٰہ'' بن جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پَیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ داہنی (یعنی سیدھی) کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارَک سمیٹ لیتے ، اِس طرح جسم سے لفظ ''محمّد'' بن جاتا۔ (حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۹۹ وغیرہ) یہ ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے چاہنے والوں اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سچّے عاشِقوں کی ادائیں ؎

نامِ خُدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غُلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ٹرین رُکی رہی!

جنابِ سیِّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ایک بار پیلی بِھیت سے بریلی شریف بذرِیعۂ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو مِنَٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرِب کا وَقت ہوچکا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیر اقامت فرما کر گاڑی کے اندر ہی نیّت باندھ لی، غالبًا پانچ شخصوں نے اقتِدا کی ان میں میں بھی تھا لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر غیر مسلم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ لائن کلیر تھی اور گاڑی چھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حضور اعلٰی حضرت نے باطمینانِ تمام بِلا کسی اضطِراب کے تینوں فَرض رَکعتیں ادا

کیں اور جس وقت دائیں جانب سلام پھیرا تھا گاڑی چل دی۔ مقتدیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ نکل گیا۔ اِس **کرامت** میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزُرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقْت میں گارڈ کو کیا خبر ہوسکتی تھی کہ ایک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضۂ نَماز گاڑی میں ادا کرتا ہے۔ (ایضا ج ۳ ص ۱۸۹، ۱۹۰) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی

وہ کہ اُس در سے پھرا **اللّٰہ** اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضاؔ: جو کوئی سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُطیع و فرمانبردار ہُوا مخلوقِ پَروَرْدَگار اُس کی اِطاعت گزار ہوگئی اور جو کوئی دربارِ حُضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور ہُوا وہ بارگاہِ ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ سے بھی دُور ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصانیف

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم وبیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقل نہ کئے جاسکے، جو نَقل کر لیے گئے تھے اُن کا

نام ''اَلعَطَایَا النَّبوِیَّه فِی الفَتاوٰی الرَّضَوِیَّه ''رکھا گیا۔فتاوٰی رضویہ(مُخرَّجہ) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کل صَفْحات 21656 ،کل سُوالات وجوابات : 6847اور کل رسائل:206 ہیں ۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳۰ ص ۱۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

قراٰن وحدیث ،فِقہ،مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی وُسْعَتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کے مُطالَعے سے ہی ہوسکتا ہے۔کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے ہرفتوے میں دلائل کا سَمندر موج زَن ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سات رسائل کے نام مُلاحَظہ ہوں:

﴿1﴾ ''سُبحٰنَ السُّبُّوح عَن عیبِ کِذبٍ مَقْبُوح '' سچّے خدا پر جھوٹ کا بُہتان باندھنے والوں کے ردّ میں یہ رسالہ تحریر فرمایا جس نے مخالِفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے ﴿2﴾ مَقامِعُ الْحَدِید ﴿3﴾ اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی ﴿4﴾ تَجَلِّی الْیَقین ﴿5﴾ اَلْکَوکَبَۃُ الشَّھَابِیۃ ﴿6﴾ سَلّ السُّیُوف الْہِندیہ ﴿7﴾ حیاتُ الموات ۔

عِلم کا چشمہ ہُوا ہے مَوج زَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا (وسائلِ بخشش ص ۵۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَرجَمۂ قراٰنِ کریم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے قراٰنِ کریم کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تراجِم میں سب پر فائق (یعنی فوقیت رکھتا) ہے۔ترجَمہ کا نام ''کنزُ الایمان'' ہے جس پر

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے خلیفہ حضرتِ صدرُ الافاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بنامِ ''خزائنُ العرفان'' اور مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے ''نور العرفان'' کے نام سے حاشِیہ لکھا ہے۔

وفاتِ حسرت آیات

اعلٰی حضرت رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی وفات سے 4 ماہ 22 دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ 29 سُوْرَۃُ الدَّھْر کی آیت 15 سے سالِ انتِقال کا اِستِخراج فرما دیا تھا۔ اِس آیتِ شریفہ کے علمِ اَبجد کے حساب سے 1340 عَدَد بنتے ہیں اور یہی ہجری سال کے اعتبار سے سنِ وفات ہے۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَ یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِاٰنِیَۃٍ مِّنۡ فِضَّۃٍ وَّ اَکۡوَابٍ (پ ۲۹، الدھر: ۱۵)

ترجَمۂ کنز الایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔

(سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۸۴)

25 صفر المظفر ۱۳۴۰ ھ مطابق 28 اکتوبر 1921ء کو جُمُعَۃُ الْمُبارَک کے دن ہندوستان کے وَقْت کے مطابق 2 بجکر 38 مِنَٹ (اور پاکستانی وقت کے مطابق 2 بجکر 8 مِنَٹ) پر، عَین اذانِ جُمعہ کے وَقت اعلٰی حضرت، اِمامِ اَھلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری

شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے داعیٔ اَجل کو لبیّک کہا۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن** ○ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مزار پُرانوار مدینۃ المرشد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُم کیا گئے کہ رونقِ محفِل چلی گئی

شِعر و ادب کی زُلف پریشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دربارِ رسالت میں انتِظار

25 صفر المظفَّر 1340ھ کو بیتُ المقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پایا۔ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان دربار میں حاضِر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتِظار ہے، شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عَرض کی: حُضور! (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا اِنتِظار ہے؟ سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **ہمیں احمد رضا کا اِنتظار ہے۔** شامی بُزُرگ نے عَرض کی: حُضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں بریلی کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مولانا اَحمد

رَضا رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشقِ رسول کا اسی روز (یعنی 25 صفر المظفّر 1340ھ) کو وصال ہو چکا ہے۔ جس روز اُنہوں نے خواب میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ "ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔" (سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۹۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یاالٰہی جب رضؔا خوابِ گِراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سگِ غوث و رضا
محمد الیاس قادِری رضوی عُفِیَ عَنہ
ہفتہ ۲۵ صفر المظفَّر ۱۳۹۳ھ
(بمطابق 31-3-1973)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net